AFKĀR *Research Journal of Islamic Studies*
Volume 3, Issue 2, December 2019, PP: 115-118
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; www.iri.aiou.edu.pk

Scan for download

تعارف و تبصرہ

از محمد اصغر شہزاد

لیکچرار شعبہ تربیت، شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
asghar.shahzad@iiu.edu.pk

کتاب کا نام:	**مضاربت میزانِ شریعت میں**
مصنفین:	ڈاکٹر شاہ فیض الابرار صدیقی، محمد طیب معاذ، محمد یونس ربانی
سن اشاعت:	2017ء (اشاعت اوّل)
صفحات:	369
ناشر:	مرکز الترجمہ والتحقیق للاقتصاد الاسلامی، جامعۃ ابی بکر الاسلامیۃ، گلشن اقبال کراچی

زیر نظر کتاب میں فاضل مصنفین نے مضاربت جیسے اہم موضوع کو مرکز تحقیق بنایا ہے جو کہ شرکت کی ایک قسم ہے۔ یہ بھی کاروبار کی ان قسموں میں سے ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں رائج تھیں اور خود رسول اللہ ﷺ نے مضاربت کی بنیاد پر تجارت فرمائی۔ فاضل مصنفین نے مذکورہ کتاب کو چار مستقل ابواب میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے باب میں اسلام کے نظامِ اقتصاد کے بنیادی خصائص وضوابط پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی معاشیات کے اہم اصولوں جن میں کسبِ حلال، حصول مال اور مال وملکیت کے علاوہ احکامِ تجارت واجرت کو موضوع بحث بناتے ہوئے قرآن وسنت اور فقہ اسلامی سے دلائل پیش کیے ہیں جو کہ غیر ضروری طوالت کا باعث بن رہے ہیں۔ مناسب یہ ہوگا کہ تشریحات وغیرہ کو مختصر کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو حاشیے میں ذکر کیا جائے۔

باب دوئم میں مضاربت تاریخی واخلاقی پس منظر کے تحت فاضل مصنفین نے مضاربت کا جامع تاریخی پس منظر پیش کیا ہے۔ جس میں قبل از اسلام عربوں میں شراکت ومضاربت کا جو تصور تھا اسے بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> ”قبل از اسلام عربوں کے ہاں تجارت کے معروف اسالیب، اس دور کی تجارتی منڈیاں، دیگر ممالک کے ساتھ ان کے تجارتی روابط، مختلف موسموں میں ان کے تجارتی اسفار، منڈیوں میں لین دین کے انداز، سامان تجارت کی نوعیت، تجارتی شراکت داری کی نوعیت الغرض اس طرح کے بے شمار سوالات جو زمانہ قدیم کی معاشی جدوجہد کے حوالے سے ہر محقق سوچتا ہے۔ عربوں کے تجارتی تعلقات بہت سے ممالک کے ساتھ تھے۔ ہندوستان، چین، وسط افریقہ اور یورپ کے

غیر مشہور ممالک مثلاً سویڈن اور ڈنمارک کے ساتھ ان کی تجارت ہوتی تھی۔ ان کے علاوہ حبش، ایران، عراق (بابل) شام، مصر اور یونان کے ساتھ بھی ان کے تجارتی تعلقات تھے۔ یہ تمام ممالک عرب کے چاروں طرف سے اس طرح واقع ہیں کہ عرب اس دائرہ کا نقطہ بن گیا ہے۔ اسی وجہ س مکہ مکرمہ کو "اُم القریٰ" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔"[1]

باب سوم میں مضاربت کی تعریف، اقسام، احکام وارکانکو قرآن وسنت اور فقہ اربعہ سے نہایت خوبصورتی سے بیان کیا ہے۔ اس باب میں مضاربت کی تعریف، مشروعیت، ارکان مضاربت، شرائط، غیر مسلم کے ساتھ مضاربت، راس المال کی شروط، منافع کی تقسیم، فریقین مضاربہ کے مابین اختلاف اور عورت کی مضاربت میں شراکت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب چہارم میں مضاربت سے متعلق علمائے کرام کی جہود کو جمع کیا گیا ہے۔ جن میں موضوع کے حوالے سے موجود 15 مستقل کتب اور متعدد فتاویٰ کو جمع کیا گیا ہے۔ اس باب میں تقریباً تمام مسالک کی کتب کو جمع کیا گیا ہے۔ بہتر ہوتا کہ علامہ شبیر حسن میثمی صاحب کی دو کتب میں جزوی طور پر مضاربت کے موضوع پر بحث کی گئی ہے اس کو بھی شامل کیا جاتا تاکہ موضوع سے متعلق شیعہ مکتبِ فکر کا موقف بھی اہل علم کے سامنے آجاتا۔ اس کے علاوہ دور حاضر میں فقہ اجتماعی کے اداروں کے کام کو بھی یکسر نظر انداز کیا گیا ہے جیسے کہ هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية ، مجمع الفقه الإسلامي الدولي اور اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا کے معاییر اور قراردادوں کو بھی اس باب کا حصہ ہونا چاہیے۔ ان کے علاوہ شرکت ومضاربت پر دو اہم علمی شاہکار "احکامِ شرکت" اور " ربٰو و مضاربت"[2] میں موضوع سے متعلق تمام مسالک کی معتبر فقہی کتب کے تراجم کو جمع کیا گیا ہے[3]۔ ان کو شامل نہ کیا جانا گویا قارئین کو محروم رکھنے کے مترادف ہوگا۔ فتاویٰ اور کتب کا حوالہ متن کے بجائے حاشیے میں دیا جانا چاہیے جیسا کہ پہلے ابواب میں دیا گیا ہے۔

ہر دور کے پیش آمدہ مسائل سے متعلق راہنمائی فراہم کرنا علماء کرام کا شیوہ رہا ہے، لیکن مذکورہ کتاب میں دور جدید میں مضاربت کی بنیاد پر ہونے والے معاملات کے حوالے سے سقم موجود ہے۔ مروجہ اسلامی بینکوں میں بچت کھاتے عقدِ مضاربہ کی بنیاد پر کھولے جاتے ہیں۔ ان کھاتوں میں کھاتہ دار بحیثیت رب المال رقم جمع کرواتا ہے جبکہ بینک مضارب کے طور پر اس سے کاروبار کرتا ہے۔ اس کی وضاحت هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية کے شرعی معیارات میں کچھ یوں کی گئی ہے:

> "یہ وہ رقوم ہیں جو ادارہ سرمایہ کاروں سے مضاربت مشترکہ کی بنیاد پر وصول کرتا ہے اور ان رقوم کے مالکان ادارے کو یہ ذمہ داری سونپتے ہیں کہ وہ ان رقوم کو مضاربت کی بنیاد پر کاروبار میں لگائے۔ سرمایہ کاری اکاونٹس کی دو قسمیں ہیں: ایک وہ جو مضاربتِ مطلقہ (غیر مقیدہ) کی بنیاد پر منظم ہوتے ہیں۔ ایسے اکاونٹس میں مضارب کو یہ اختیار دیا جاتا ہے کہ وہ مضاربت کی رقوم کو جس کاروبار میں مناسب سمجھے لگادے۔ دوسرے وہ جو مضاربت مقیدہ کی بنیاد پر منظم ہوتے ہیں۔ ایسے اکاونٹس کو اس بات کا پابند کیا جاتا ہے کہ وہ مضاربہ کی رقوم کو ایک مخصوص انداز میں کاروبار میں لگائے۔ ایسے کاروبار کا تعین رب المال کرتا ہے ان اکاونٹ ہولڈرز اور ادارے کے درمیان مضارب اور رب المال کا تعلق ہوتا ہے اور اس صورت میں مضارب ایک اور ارباب الاموال متعدد ہوتے ہیں۔"[4]

بینک اور گاہک کے درمیان منافع کی تقسیم کی ایک مخصوص شرح متعین ہوتی ہے، جس کے مطابق بینک اپنے کھاتہ داران میں منافع کی رقم تقسیم کرتا ہے۔ اس حوالے سے فاضل مصنفین نے بالکل روشنی نہیں ڈالی۔ حالانکہ اس موضوع پر مستقل بحث چاہیے جس میں عوام الناس اور اہل علم کے لیے راہنمائی موجود ہوتی کہ آیا مروجہ اسلامی بینکوں میں جو عقدِ مضاربہ استعمال کیا جارہا ہے وہ جائز ہے یا نہیں؟ اسلامی بینکوں کے کھاتوں میں منافع کی تقسیم شرعی اصولوں کے مطابق کی جارہی ہے یا نہیں؟ علاوہ ازیں اگر کسی دوسرے ملک جیسے کہ سعودی عرب، ملائیشیاء وغیرہ کے بینکوں میں بچت کھاتے کے حوالے سے ایک تقابلی جائزہ بھی ہو جائے تو موضوع کو مزید تقویت ملے گی۔

اسی طرح موضوع کی مناسبت سے وطنِ عزیز میں سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے تحت 'مضاربہ کمپنیاں' رجسٹرڈ ہیں جو کہ شرعی اصولوں کی بنیاد پر کاروبار کرتی ہیں۔ ان کے مالی معاملات مستند شریعہ بورڈ کی نگرانی میں کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں اسلامی مالیاتی نظام کا آغاز ۱۹۸۰ء میں ہوا، جب حکومت پاکستان نے بینکنگ اور کارپوریٹ سیکٹر میں مضاربہ کا تصور متعارف کروایا اور مضاربہ کمپنیز اور مضاربہ فلوٹیشن اور کنڑول آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ اور مشاربہ کمپنیز اور مضاربہ قواعد ۱۹۸۱ء کا نفاذ کیا گیا۔ دیگر سرگرمیوں کے علاوہ مضاربہ قانون کے مطابق اجارہ، مضاربہ، مشارکہ کی مالیاتی سرگرمیوں، حلال مال کی تجارت، منصوبوں کے لیے سرمایہ کاری فراہم کرنے کی سرگرمیوں اور سٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس قانون کو خصوصی سرمایہ کاری کرنے اور وینچر کیپٹل کمپنی کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔[5] مضاربہ کی بنیاد پر دوبئی اسلامک بینک نے صکوک جاری کیے[6] کتاب میں مضاربہ کی بنیاد پر جاری کیے جانے والے صکوک کے سٹرکچر کا شرعی جائزہ لینا نہایت ضروری ہے۔

اس بحث کی ضرورت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ماضی قریب میں پاکستان میں کچھ مضاربہ کمپنیوں کے نام پر بہت سے لوگوں سے رقوم لی گئیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ عوام حلال ذرائع میں سرمایہ کاری کرنا چاہتی ہے چہ جائے کہ بعد میں ان کمپنیوں کی حقیقت منظر عام پر آئی۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ کتاب اس حوالے سے راہنمائی کرے کہ موجودہ دور میں اگر مضاربت کی بنیاد پر کاروبار کیسے کیا جاسکتا ہے اس حوالے سے پاکستانی قانون اور اسلامی قانون پر ایک مستقل باب بنانے کی ضرورت ہے۔ مضاربہ کمپنیوں کے حوالے سے اسلامی نظریاتی کونسل نے بھی مضاربہ کمپنیز اور مضاربہ رولز ۱۹۸۱ (ترمیم شدہ ۱۹۸۷ء) کے رول B-۲۰ کو اپنی سفارشات میں ذکر کیا ہے جس کا تذکرہ اس کتاب میں مفقود ہے۔

اس کتاب میں بہت سی جگہوں پر املاء کی تصحیح کی ضرورت ہے۔ تاہم فاضل مصنفین نے عصری حالات کے تناظر میں ایک اہم موضوع پر قلم اُٹھایا ہے جو کہ بالخصوص اردو زبان میں یہ کام قابلِ تحسین ہے۔ تبصرہ نگار کی حتمی رائے یہ ہے کہ مجموعی طور پر یہ ایک علمی کاوش ہے جس میں مصنفین نے مضاربت کے موضوع پر ایک شرعی جائزہ لیا ہے لیکن دورِ حاضر کی ضروریات کے حوالے سے شدید کمی موجود ہے۔ یہ کتاب اسلامی بنکوں کے عملے اور ان میں کام کرنے والے علماء کے لیے جتنی مفید ہے اتنی ہی عام قاری کے لیے بھی مفید ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] ڈاکٹر شاہ فیض الابرار صدیقی، محمد طیب معاذ، محمد یونس ربانی، **مضاربت میزانِ شریعت میں**، (کراچی: مرکز الترجمہ والتحقیق للاقتصاد الاسلامی، جامعۃ ابی بکر الاسلامیۃ، گلشن اقبال، 2017)، ص113۔

[2] ادارہ تحقیقات اسلامی ، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا ذیلی ادارہ ہے۔ جس کے تحت مختلف موضوعات پر سلسلہ تراجم مصادرِ اسلامی کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا اہتمام کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے قانون کے پیشے سے وابستہ افراد، تاجر طبقہ، بنکار اور ماہرین معیشت کو اسلامی قوانین وضوابط سے متعلق فقہی مواد اردو زبان میں میسر ہو سکے۔ **احکام شرکت** اور **ربٰو و مضاربت** دونوں اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔

[3] ڈاکٹر حبیب الرحمٰن ، محمد اصغر شہزاد، **ادارہ تحقیقات اسلامی کی اسلامی معاشیات پر مطبوعات: تبصرہ وتجزیہ**، (اسلام آباد: فکر ونظر، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2018)، ج55، شمارہ 3۔4۔

[4] اکاونٹنگ اینڈ آڈٹنگ آرگنائزیشن برائے اسلامی مالیاتی ادارے، **شرعی معیارات**، مضاربت پر مبنی سرمایہ کاری اکاونٹس میں نفع کی تقسیم، (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2018)، معیار نمبر 40، شق 1/2، ص1029۔

[5] مزید تفصیلات کے لیے دیکھیے:

SECP, “Mudaraba”, Securities and Exchange Commission of Pakistan, accessed on 19th May 2019. www.secp.gov.pk/ur/licensing/nbfcs/modarabas

[6]- Dubai Islamic Bank, https://www.dibpak.com/index.php/2018/09/17/dib-pakistan-issues-pkr-4-billion-tier-ii-sukuk-2/, accessed on 19th May 2019 at 11:00 pm